WWW.PAKSOCIETY.COM

فیصل شہزاد اور ڈریکولا کا نیا جاسوسی کارنامہ ۱۲

سُنہری نقاب

جوانا لائبریری بستی اللہ بخش
بیلے والہ تحصیل جتوئی ضلع مظفر گڑھ

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ------- اشرف قریشی

------- یوسف قریشی

پرنٹر ------- محمد یونس

طابع ------- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ------- -/10 روپے

جوانا لائبریری بستی اللہ بخش
ڈیلے والا تحصیل [illegible] ضلع مظفرگڑھ

فیصل شہزاد ڈریکولا اور مسلم اصفہانی کے ساتھ ہی کٹہرہ ٹوٹنے کی وجہ سے دوسری منزل سے نیچے سر کے بل گرتے چلے گئے۔ نیچے اینٹوں کا پڑا ہوا ڈھیر ان کے لئے یقینی موت بن چکا تھا۔ کیونکہ اتنی بلندی سے ان پختہ اینٹوں پر سر کے بل گرنے کے بعد ان کے زندہ بچ جانے کا کوئی امکان باقی نہ رہتا تھا۔ لیکن فیصل شہزاد نے نیچے گرنے کے باوجود اپنے حواس قائم رکھے اور جیسے ہی وہ نیچے گرے۔ انہوں نے اپنے جسم کو زوردار انداز میں جھولا دیا۔ اور ان کے جسم جھٹکا کھا کر اینٹوں کے ڈھیر کے اوپر سے ہوتے ہوئے ڈھیر کے قریب موجود پانی کے ایک بڑے سے تالاب میں جا گرے۔ یہ تالاب عمارت کی

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہر کے لئے پانی کا ذخیرہ کرنے کے لئے بنایا گیا تھا اور تعمیر ختم ہو جانے کے باوجود ابھی تک اس میں گندہ پانی بھرا ہوا تھا۔

ادھر ڈریکولا اور مسلم اصفہانی ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے نیچے گرے تو ڈریکولا نے بھی نیچے پڑے ہوئے ڈھیر کو دیکھ لیا تھا۔ اس لئے اس نے نیچے گرتے ہی اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مسلم اصفہانی کو نیچے کی طرف دبا دیا تاکہ پہلے مسلم اصفہانی کا جسم اینٹوں کے ڈھیر سے ٹکرائے اور اس کے اوپر ڈریکولا جا گرے۔

اس سے نہ صرف ڈریکولا چوٹ لگنے سے بچ جاتا بلکہ مسلم اصفہانی یقینی طور پر ہلاک ہو جاتا۔ مگر مسلم اصفہانی ڈریکولا سے کہیں زیادہ ہوشیار تھا اس نے بھی صورت حال کو بھانپ لیا تھا۔ اس لئے پلک جھپکنے میں اس نے نیچے گرتے ہوئے اپنی دونوں ٹانگیں موڑ کر پوری قوت سے ڈریکولا کے پیٹ میں ماریں اور ڈریکولا کی اس کے جسم پر موجود گرفت جھٹکا لگنے کی وجہ سے خود بخود ختم ہو گئی اور وہ دونوں ایک لمحے کے لئے علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ ڈریکولا جھٹکا لگنے سے تالاب کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جبکہ مسلم اصفہانی اینٹوں کے ڈھیر پر گرنے لگا۔

مگر اس سے پہلے کہ مسلم اصفہانی اینٹوں کے ڈھیر پر گرتا۔ اس نے اپنے جسم کو حیرت انگیز طور پر اوپر کی طرف اٹھایا اور اس کے دونوں ہاتھ یوں نیچے کی طرف ہو گئے جیسے اونچے تختے سے چھلانگ لگانے والے پانی میں گرتے ہیں۔ اس کے دونوں ہاتھ اینٹوں کے ڈھیر سے ٹکرائے اور اس کا جسم جھکولا کھا کر ایک بار پھر فضا میں بلند ہوا اور دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر جب سیدھا ہوا۔ تو وہ صحیح سلامت زمین پر کھڑا تھا جبکہ فیصل شہزاد اور ڈریکولا تینوں تالاب میں گرے اور پھر جب تک وہ تالاب سے باہر نکلتے، مسلم اصفہانی تیزی سے دوڑتا ہوا ہسپتال کی عمارت کی دوسری طرف بھاگتا چلا گیا۔ اور چند ہی لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

مسلم اصفہانی نے آج جس پھرتی اور ذہانت کا مظاہرہ کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ مل

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

واقعی کالا گلاب تنظیم کا سربراہ بننے کے پوری طرح لائق ہے۔

جب تک فیصل شہزاد اور ڈریکولا تالاب سے نکل کر کپڑے نچوڑتے، بے شمار لوگ ارد گرد سے دوڑتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے وہ سب انہیں اس طرح بچ نکلنے پر مبارکباد دے رہے تھے۔ اتنے میں کمرے میں داخل ہو کر فائر کرنے والے سپاہی بھی وہاں پہنچ گئے۔ وہ نیچے اتر کر ہسپتال کے دروازے سے دوڑ کر ان کے پاس پہنچے تھے۔

"آپ بخیریت ہیں جناب۔ شکر ہے آپ کو کوئی چوٹ نہیں لگی۔" ایک سپاہی نے آگے بڑھ کر بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"رضا کاشانی کا کیا ہوا۔" شہزاد نے فوراً ہی سپاہی سے پوچھا۔

"وہ ہلاک ہو گئے ہیں جناب۔ گولی نے ان کے سر کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ وزیر اعظم صاحب کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ وہ ہسپتال پہنچنے ہی والے ہیں۔ آیئے آپ غسل کر کے کپڑے تبدیل کر لیجئے۔" سپاہی نے جو شاید دوسرے سپاہیوں کا انچارج تھا۔ تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں وزیر اعظم صاحب سے مل لینا چاہیئے۔" شہزاد نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سپاہیوں کے ساتھ چلتے ہوئے دوبارہ ہسپتال پہنچ گئے جہاں تمام ڈاکٹر موجود تھے۔ سب لوگوں کے چہرے لٹکے ہوئے تھے۔ ان سب کو رضا کاشانی کی اس طرح کی موت کا بے حد افسوس تھا۔

تھوڑی دیر بعد ان تینوں کو ان کے ناپ کے مطابق لباس مہیا کر دیئے گئے اور وزیر اعظم کے آنے سے پہلے وہ نہا دھو کر لباس تبدیل کر چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وزیر اعظم صاحب تشریف لے آئے تو فیصل شہزاد، ڈریکولا سمیت رضا کاشانی کے کمرے میں پہنچ گئے۔

"ہمیں افسوس ہے وزیر اعظم صاحب۔ ہم رضا صاحب کو نہ بچا سکے۔ ان لوگوں نے اچانک حملہ کر دیا تھا۔" شہزاد نے افسوس کرتے ہوئے کہا۔

"رضا ہمارے ملک کا عظیم آدمی تھا۔ مجھے اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کی موت کا ہمیشہ افسوس رہے گا۔" وزیر اعظم صاحب نے افسردہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کالا گلاب تنظیم اب آپ کے بس کی بات نہیں ہے۔ مجھے اس کا کوئی اور بندوبست کرنا پڑے گا۔ جس تنظیم کے ہاتھوں رضا کاشانی جیسا آدمی مارا جا سکتا ہے وہ آپ کے قابو میں کیسے آسکتی ہے۔" وزیر اعظم نے اچانک تندوتلخ لہجے میں کہا۔

"ہم کوشش تو کر رہے ہیں جناب۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم جلد ہی کامیاب ہو جائیں گے۔" شہزاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مسٹر شہزاد۔ میں آپ کی حکومت سے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ اب آپ کو واپس جانا ہوگا۔ آپ ایک دو دن آرام کر لیں۔ میں آپ کی واپسی کا بندوبست کر دیتا ہوں۔"

وزیر اعظم کا لہجہ حتمی تھا۔ وہ شاید یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ اب فیصل شہزاد کو واپس بھجوا دیا جائے۔ شہزاد نے انہیں سمجھانے کی بے حد کوشش کی لیکن وزیر اعظم صاحب کسی طرح ماننے پر آمادہ

ہی نہ ہوئے۔ اس پر شہزاد نے مجبوراً آمادگی ظاہر کر دی۔

"آپ جتنے دن چاہیں پرائم منسٹر ہاؤس میں آرام کریں۔" وزیر اعظم نے کہا۔

"بہت شکریہ۔ آپ ایسا کریں کہ کسی پرائیویٹ کوٹھی کا بندوبست کر دیں۔ ہم دو تین روز وہاں رہ کر واپس چلے جائیں گے۔" شہزاد نے دھیمے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" وزیر اعظم صاحب نے جواب دیا اور پھر انہوں نے اپنے پی۔ اے سے فوری طور پر کسی اچھی سی کوٹھی کا بندوبست کرنے کا حکم دیا اور پی اے سر ہلاتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔

پھر جب تک وزیر اعظم صاحب ڈاکٹروں سے اپنی بات چیت مکمل کرنے کے بعد واپس جانے کے لئے تیار ہوئے تو پی اے واپس آ گیا۔

"کوٹھی کا بندوبست ہو گیا ہے جناب۔ باہر ایک کار آپ کو لے جانے کے لئے تیار کھڑی ہے۔ یہ کار جب تک آپ یہاں رہیں گے آپ کے پاس رہے

www.paksociety.com
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ی کوٹھی میں ملازم بھی موجود ہیں جو آپ کی خدمت کریں گے۔" پی اے نے شہزادے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ لوگوں کو پرسوں واپس جانا ہو گا۔ اس وقت تک آرام کریں۔ شکریہ۔" وزیر اعظم صاحب نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر وہ سر ہلاتے ہوئے اپنے پی اے سمیت اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"چلو شکر ہے۔ خدا خدا کر کے اس کالے گلاب سے جان چھوٹی!"

وزیر اعظم کے جانے کے بعد فیصل نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ اور شہزاد دھیرے سے مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ نئی کار میں بیٹھ کر اپنی نئی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ فیصل کے چہرے پر بے پناہ اطمینان تھا۔ جبکہ شہزاد کسی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک میں داخل ہوتی چلی گئی۔ پورچ سے اتر کر جیسے ہی وہ اندر بڑھے

"

ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور وہ انہیں ان کے کمروں تک لے آیا۔

"تمہارا کیا نام ہے۔" فیصل نے صوفوں پر بیٹھنے کے بعد اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام قاچار ہے جناب۔ میں یہاں کا منیجر ہوں۔" نوجوان نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے لئے کھانے کا بندوبست کر سکتے ہو؟ لیکن جانو میرے پیٹ میں ہاتھیوں کی جنگ ہو رہی ہے اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ سارے کے سارے ہاتھی کئی روز سے بھوکے ہیں۔" شہزاد نے بڑے معصوم لہجے میں کہا۔ اور قاچار اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"صرف چند منٹ کی مہلت دیجئے۔ میں آپ کو بھی اور آپ کے پیٹ میں موجود ہاتھیوں کا بھی پیٹ بھر دوں گا۔" قاچار نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ باپ رے۔ قاچار صاحب! آپ لو نہیں جانتے۔ پورے آران کا کھانا کھا کر اکیلا ا کا پیٹ نہیں بھرے گا۔ اس کے بھوکے ہاتھیوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کا پیٹ کہاں سے بھرے گا۔" فیصل نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور قاچار ہنستا ہوا باہر چلا گیا۔

"بے چارہ قاچار۔ وہ سمجھ رہا ہوگا کہ یہ لڑکا ہے۔ ذرا سا موٹا ہوا تو کیا ہوا۔ زیادہ سے زیادہ دس بارہ روٹیاں کھا جائے گا۔" فیصل نے قاچار کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

"یار تم تو خواہ مخواہ مجھے بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ میں کھانا کھاتا کہاں ہوں بس ذرا سا چکھتا ہوں۔" شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فیصل ہنستا ہوا باتھ روم میں گھستا چلا گیا۔

مسلم اصفہانی بھاگتا ہوا ہسپتال کی دوسری سمت پر آیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا ہوا اسے تیز رفتاری سے بھگاتا ہوا اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

آج وہ بال بال بچا تھا ورنہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ اس کا اپنا خاتمہ بھی یقینی ہو گیا تھا۔ البتہ اسے یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ اپنے ایک بہت بڑے دشمن رعنا کاشانی کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن یہ پاکیشیائی جاسوس لڑکے پھر بچ گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو گیا۔ پورچ میں کار چھوڑ کر وہ بھاگتا ہوا اپنے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آپریشن روم میں داخل ہوا۔ اور اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی سامنے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ لیکن آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

مسٹر اصفہانی نے تیزی سے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اور چند لمحوں بعد سیٹی کی آواز بند ہو کر ایک انسانی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"ییس۔ باشانی بول رہا ہوں اوور" بولنے والے کے لہجے میں بے پناہ چستی تھی۔

"باشانی۔ میں چیف باس بول رہا ہوں، سول اینڈ ملٹری ہسپتال میں اپنے آدمیوں سمیت فوراً پہنچ جاؤ۔ وہاں رضا کاشانی کے متعلق پتہ کرو کہ آیا وہ ہلاک ہوا ہے یا نہیں اور وہ پاکیشیائی لڑکے بھی وہیں موجود ہوں گے۔ اُن کے متعلق معلوم کرو کہ وہ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں اور مجھے تفصیلی رپورٹ دو۔ اوور۔" مسٹر اصفہانی نے باشانی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بہتر باس۔ میں ابھی آپ کو مکمل رپورٹ دیتا ہوں اوور۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور

مسٹر اصفہانی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن بند کر دیا۔ اس کے بعد وہ اٹھ کر ملحقہ غسل خانے میں گھستا چلا گیا تاکہ اپنے چہرے پر موجود میک اپ ختم کر سکے تقریباً آدھے گھنٹے بعد جب وہ میک اپ صاف کر کے دوبارہ اپنے کمرے میں واپس آیا تو ابھی تک باشانی کی طرف سے کوئی رپورٹ نہ آئی تھی۔ اس کی میز پر تنظیم سے متعلق کاموں کی بے شمار فائلیں رکھی ہوئی تھیں۔ جن میں مختلف کے سوداوں سے لے کر بڑا خاؤں کے حساب کتاب تک کی فائلیں موجود تھیں اس لئے باری باری ہر فائل اٹھا کر انہیں پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ انہیں پڑھ کر کسی منصوبے کی منظوری دے کر دستخط کر دیتا اور کسی کو نامنظور کر کے دستخط کر دیتا۔ اس طرح مزید آدھے گھنٹے تک کام کر کے اس نے سارا کام نپٹا لیا۔

آخری فائل پر دستخط کرنے کے بعد اس نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"ییس باس۔" نوجوان نے اندر آ کر مؤدبانہ لہجے

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں کہا۔

"یہ تمام فائلیں اٹھا کر لے جاؤ اور میرے پی۔ اے کے پاس پہنچا دو۔ میں نے سب احکامات جاری کر دیئے ہیں۔" مسلم اصفہانی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس۔" نوجوان نے جواب دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے میز پر پڑی ہوئی تمام فائلیں اٹھائیں اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

نوجوان کے کمرے سے باہر نکلنے کے بعد مسلم اصفہانی کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر گہری سوچ میں غرق ہو گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب کوئی ایسا بھرپور منصوبہ بنائے کہ یہ دونوں پاکیشیائی جاسوس لڑکے کسی طرح بچ کر نہ نکل سکیں۔

ابھی وہ اس کے متعلق ترکیبیں سوچ ہی رہے تھے کہ اچانک ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ اور مسلم اصفہانی نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ باشانی بول رہا ہوں جناب۔ اوور۔" بٹن

آن ہوتے ہی ٹرانسمیٹر سے باشانی کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ چیف باس سپیکنگ۔" کیا رپورٹ ہے اوور۔" مسلم اصفہانی نے تحکمانہ مگر پر جوش لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ رضا کاشانی ہلاک ہو چکا ہے۔ اس کے سر کے پرخچے اڑ چکے ہیں اوور۔" دوسری طرف سے باشانی نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ یہ تم نے بہت بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ کالا گلاب نے آج ہمیشہ کے لئے بہت بڑے دشمن سے نجات حاصل کر لی ہے۔ مگر ان دو پاکیشیائی لڑکوں کے متعلق کچھ پتہ چلا۔ اوور۔" مسلم اصفہانی نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ رضا کاشانی کی موت کی خبر سن کر اسے واقعی دلی خوشی ہوئی تھی۔

"میں نے پوری معلومات حاصل کر لی ہیں جناب۔ وزیر اعظم خود ہسپتال آئے تھے۔ انہوں نے ان دونوں لڑکوں کو ہر قیمت پر واپس جانے کا حکم دے دیا ہے۔ یہ لڑکے اپنے ساتھی سمیت پرسوں اپنے ملک واپس چلے جائیں گے۔ اوور۔" باشانی نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔
"بہت خوب۔ مگر کیا یہ لڑکے واپس جانے کے لیے
تیار ہو گئے ہیں۔ اوور"۔ مسلم اصفہانی نے چونکتے ہوئے
پوچھا۔
"جی ہاں۔ پہلے تو وہ واپس جانے پر رضامند
نہ ہو رہے تھے مگر بعد ازاں وزیر اعظم کے حکم پر
مجبور ہو گئے۔ صرف دو روز آرام کرنے کے لیے
رک گئے ہیں۔ اوور"۔ باشانی نے جواب دیا۔
"کہاں ٹھہرے ہیں؟ کچھ پتہ چلا۔ اوور"۔ مسلم
اصفہانی نے چونک کر پوچھا۔
"جی ہاں۔ انہیں تبریز کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو
بارہ میں رکھا گیا ہے۔ اور آپ کو یہ اطلاع بھی
دے دوں کہ وزیر اعظم نے خفیہ طور پر کوٹھی کے
گرد سیکرٹ سروس کا پہرہ بھی لگوا دیا ہے۔ اوور"
باشانی نے انکشاف کرتے ہوئے کہا
"اوہ۔ اچھا کیا۔ تم نے یہ اطلاع کر دی۔ بہرحال
اگر وہ واپس جا رہے ہیں تو پھر انہیں چھیڑنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تمہارے آدمی خفیہ
طور پر ان کی نگرانی کریں گے۔ کیونکہ جب یہ

واپس نہ چلے جائیں۔ مجھے ان کی طرف سے فکر
رہے گی۔ اوور"۔ مسلم اصفہانی نے زور دیتے ہوئے
کہا۔
"ٹھیک ہے باس۔ میرے آدمی نگرانی کر رہے
ہیں۔ اوور"۔ باشانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او کے۔ نگرانی ہوشیاری سے ہونی چاہیئے۔ اوور"
مسلم اصفہانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بہتر باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی"۔ باشانی نے مؤدبانہ
لہجے میں جواب دیا۔
"اوور اینڈ آل"۔ مسلم اصفہانی نے کہا اور
ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر
اطمینان چھایا ہوا تھا۔ اور پھر وہ اٹھ کر آرام کرنے
کے لئے خوابگاہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

فیصل تو کھانے سے فارغ ہو کر کبھی کا اپنے کمرے میں سونے کے لئے چلا گیا تھا۔ البتہ شہزاد مسلسل کھانے کی میز پر ڈٹا ہوا تھا۔

قاچار اور اس کے ساتھی کھانا پہنچا پہنچا کر تھک گئے تھے لیکن شہزاد انہیں بار بار کھانا لانے کے لئے کہتا اور وہ مسلسل اسی انداز میں کھانا چلا جا رہا تھا جیسے اس نے سینکڑوں سالوں کی بھوک کے بعد پہلی بار کھانا دیکھا ہو۔

ڈریکولا کھانا تو کھا چکا تھا لیکن چونکہ شہزاد نے ابھی تک جانے کی اجازت نہ دی تھی اس لئے وہ اس کے سامنے کرسی پر خاموش بیٹھا قاچار اور اس کے ساتھیوں کی بھاگ دوڑ کو بڑی مطمئن نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"جناب۔ گستاخی معاف۔ آپ کوٹھی کے ملازمین کا کھانا بھی کھا چکے ہیں۔ اب مزید کھانا تیار کرنے کے لئے دو گھنٹے مزید لگیں گے۔" آخرکار قاچار نے باقاعدہ ہاتھ باندھتے ہوئے کہا۔ اور واقعی وہ کوٹھی کے تمام ملازمین کے لئے پکا ہوا کھانا تک شہزاد کو کھلا چکا تھا۔

"دو گھنٹے۔ بھئی قاچار یہ تو بڑا وقفہ ہے۔ میرا تو بھوک کے مارے بُرا حال ہو رہا ہے۔ غضب خدا کا آپ مجھے پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں کھلا سکتے۔ یہی مہمان نوازی ہے" شہزاد نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ بارہ ڈونگے سالن۔ پانچ ڈونگے فرنی اور ساٹھ روغنی نان کھا چکے ہیں۔" قاچار نے بھی اس بار بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ ویسے وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے شہزاد کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ دس آدمیوں کا کھانا یہ اکیلا لڑکا کھا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھوکے کا بھوکا ہے۔

"تو کیا ہوا۔ یہ بھی کوئی کھانا ہے۔ اس سے تو میرا حلق بھی تر نہیں ہوتا۔ تم اسے کھانا کہتے ہو۔ ہم تو اسے بس ذائقہ بدلنے والی بات سمجھتے ہیں۔ مجھے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کھانا کھلاؤ۔" شہزاد نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے ہاتھ میز پہ مکہ مار دیا۔

"تو جناب حکم فرمایئے۔ مزید کتنا کھانا پکوایا جائے اگر آپ حکم کریں تو میں سالن کی ایک دیگ، فیرنی کی ایک دیگ اور دو چار سو روغنی نان آپ کے لئے تیار کرا دوں۔" قاچار نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"بس۔ یہ کھانا ہے۔ ہونہہ۔ ایک دیگ سالن کی، ایک دیگ فیرنی کی اور دو چار سو روغنی نان، بھئی قاچار یہ معمولی سا کھانا کسی شریف آدمی کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ آپ لوگوں کو ایسا کرتے ہوئے شرم نہیں آئے گی۔ کیا بنے گا بیچارے بھوکے شریف آدمی کا۔ اتنا معمولی سا کھانا کھا کر۔" شہزاد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کک۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کھانا معمولی ہے۔" قاچار بیہوش ہونے کے قریب ہو گیا۔ حیرت کی شدت سے اس کی زبان لڑکھڑانے لگی۔

"اچھا بھئی ناراض نہ ہو میں بھوکا ہی کھانے کی میز سے اٹھ جاتا ہوں۔ بہرحال رات کے کھانے کی مکمل تیاری کر رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ مجھے پھر بھوکا رہنا پڑے۔" شہزاد نے اس کی حیرت سے محظوظ ہوتے ہوئے

کہا۔ اور پھر وہ اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا باتھ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا تاکہ دانت وغیرہ صاف کر لے۔

ڈریکولا بھی اٹھ کر اس کے پیچھے چل دیا۔

"میرے لئے کیا حکم ہے آقا۔" ڈریکولا نے شہزاد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرے ساتھ آؤ ڈریکولا۔ میں نے تم سے ایک ضروری مشورہ کرنا ہے۔" شہزاد نے دبے لہجے میں کہا اور پھر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

ڈریکولا سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ وہ دل ہی دل میں خوشی سے اچھل رہا تھا کیونکہ آج سے پہلے شہزاد نے کبھی اُسے مشورے کے قابل نہ سمجھا تھا وہ تو بس حکم کی تعمیل کرتا تھا۔ یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع تھا کہ شہزاد جو اس کا مالک تھا اُس سے مشورے کے لئے کہہ رہا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اپنی اہمیت پہ خوش ہو رہا تھا۔

"بیٹھ جاؤ۔" شہزاد نے اپنے کمرے میں پہنچ کر ایک صوفے پہ بیٹھتے ہوئے دوسرے صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈریکولا سے کہا اور ڈریکولا بڑے مؤدبانہ انداز میں سامنے والے صوفے پہ بیٹھ گیا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"سُنو ڈریکولا۔ تم ہمارے ساتھی ہو۔ اور جیسے تجربہ
کر تم نے ہر نازک موقع پر ہماری مدد بھی کی ہے
بعض اوقات تو ہماری جانیں بھی بچائی ہیں۔" شہزاد نے
بڑے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔
"میں تو آپ کا غلام ہوں آقا۔ آپ مجھے شرمندہ نہ
کریں۔" ڈریکولا نے بڑے فدویانہ لہجے میں کہا۔
"بہرحال بات یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب اب ہمیں
اپنے ملک سے بھگانا چاہتے ہیں۔ شاید رضا کاشانی کی اس طرح
موت نے ان کے دماغ پر اثر ڈالا ہے۔ لیکن میں
کالا گلاب کا خاتمہ کئے بغیر کسی صورت بھی واپس
نہیں جانا چاہتا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ ہمارے
پاس صرف دو روز باقی ہیں۔ میں چاہتا ہوں ہم خفیہ
طور پر ان دو روز میں کالا گلاب کے ہیڈکوارٹر کو
تلاش کر کے اسے تباہ کر دیں، مسلم اصفہانی کو
گرفتار کر لیں اور پھر وزیر اعظم کے سامنے پیش
کر کے سرخرو ہو کر واپس جائیں۔ فیصل چونکہ کام کرنے
کے موڈ میں نہیں ہے۔ اس لئے میں تم سے مشورہ
کر رہا ہوں۔" شہزاد نے ڈریکولا سے مخاطب ہو کر کہا۔
"آپ صرف مجھے حکم فرمایئے کہ میں نے کیا کرنا ہے

آپ کے حکم کی بہرحال تعمیل ہو گی۔" ڈریکولا نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ ویسے بھی موٹے دماغ کا آدمی
تھا۔ گہری باتیں سوچنا اس کے بس سے باہر تھا۔
"تو سنو۔ میں نے ایک تجویز سوچی ہے۔ ہم دونوں
خفیہ طور پر کالا گلاب کے خلاف کام کریں گے۔ مقابلے کی
تنظیم بنا کر اور ظاہر ہے تنظیم ہم دو افراد پر مشتمل ہو
گی، تم اور میں۔ اس تنظیم کا نام میں نے سنہری
نقاب سوچا ہے۔ کام کرتے وقت سنہرے کپڑے
اور سنہری نقاب منہ پر چڑھا لیا کریں گے
کالا گلاب کا خاتمہ کر دے گا۔ اس طرح کالا گلاب
والے بھی پریشان ہو جائیں گے کہ یہ کون سی تنظیم
ہے اور وزیر اعظم صاحب کو بھی ہماری خفیہ وارداتوں
کا علم نہ ہو سکے گا۔" شہزاد نے کہا اور ڈریکولا نے
ظاہر ہے سر ہی ہلا دینا تھا۔
"اچھا۔ اب میری بات غور سے سنو۔ تم نے ابھی
خفیہ طور پر کوٹھی سے باہر نکلنا ہے۔ خفیہ اس لئے
کہہ رہا ہوں کہ مجھے شک ہے کہ کچھ لوگ کوٹھی
کی نگرانی کر رہے ہیں کیونکہ کھانا جو میں نے کھایا
ہے واقعی دس افراد کا تھا۔ اور قاچار کے علاوہ

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

صرف دو افراد موجود ہیں جبکہ کھانا دس افراد کا پکایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان میں سے کم از کم چھ یا سات افراد ایسے ہیں جو ہماری نظروں میں نہیں لائے گئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ سیکرٹ سروس کے ممبر ہوں اور کوٹھی کی خفیہ حفاظت پر یا پھر ہماری خفیہ نگرانی پر مامور کئے گئے ہوں۔ بہرحال تم نے ان سب کی نظروں سے بچ کر کوٹھی سے نکلنا ہے اور باہر جا کر دو کام کرنے ہیں ایک تو یہ کہ کسی اسلحہ کی دوکان سے جا کر دو جدید ترین قسم کے ریوالور اور وافر میگزین خریدنا ہیں میں تمہیں اپنا ایک کارڈ دے دوں گا۔ اس کارڈ کی وجہ سے تمہیں اسلحہ بغیر لائسنس کے مل جائے گا۔ نقابوں کے لئے ایک سنہرے رنگ کا کپڑا خریدنا ہے اور سب سے اہم بات یہ کہ تم نے ہوٹل بلیو ڈریگن میں جا کر معلومات حاصل کرنی ہیں کہ وہاں کتنے آدمی ہیں۔ کتنے ان میں لڑاکے قسم کے ہیں۔" شہزاد نے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بلیو ڈریگن۔ یہ کہاں ہے اور وہاں کیا ہے؟" ڈریگولا نے پہلی بار تجسس آمیز لہجے میں کہا۔

"بلیو ڈریگن ایسٹرن روڈ پر ایک کیفے نما ہوٹل ہے تمہیں یاد ہوگا ایک بار ہم نے وہاں کافی پی تھی اور مجھے یقین ہے کہ یہ کالا گلاب کا خفیہ اڈہ ہے کیونکہ ہسپتال میں مسلم اصفہانی کے ساتھ جو لوگ حملہ کرنے آتے تھے ان میں سے دو کو میں نے اس ہوٹل میں بطور ملازم دیکھا تھا۔" شہزاد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے آقا۔ میں پوری طرح سمجھ گیا ہوں۔" ڈریگولا نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اور سنو! وہاں اکیلے کوئی حرکت نہ کر دینا کہیں وہ مشکوک نہ ہو جائیں۔ بس تم سرسری سی معلومات حاصل کر کے واپس آ جانا" شہزاد نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آقا ایسا ہی ہوگا جس طرح آپ نے کہا ہے" ڈریگولا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور سنو۔ شام سے پہلے پہلے واپس آ جانا تاکہ قاچار مشکوک نہ ہو جائے۔ اور باہر جانے کا راستہ بھی میں تمہیں بتا دوں۔ ہماری کوٹھی کی چھت دائیں طرف والی کوٹھی کی چھت سے ملی ہوئی ہے۔ تم چھت پر

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

چڑھ کر ساتھ والی کوٹھی پر سے ہوتے ہوئے انکے سر
میں اتر جانا اور اسی راستے سے واپس آ جانا۔ ارد
کے گرد پھیلے ہوئے لوگ ظاہر ہے اسی کوٹھی کو
چیک کر رہے ہوں گے۔ باقی کوٹھیوں کی طرف ان
کا دھیان نہیں جائے گا۔" شہزاد نے اسے سمجھایا۔
"ٹھیک ہے آقا۔" ڈریکولا نے کہا۔

اور پھر شہزاد نے جیب سے وزیر اعظم کی طرف
سے دیا ہوا ایک کارڈ نکال کر ڈریکولا کو دے دیا۔
اور ڈریکولا کارڈ جیب میں رکھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے
سے باہر نکلتا چلا گیا۔

اور اس کے جانے کے بعد شہزاد بڑے اطمینان
سے صوفے پر سے اٹھا۔ اس نے کپڑے بدلے اور
پھر آرام سے وہ بستر پر لیٹ گیا۔ وہ ڈریکولا کے واپس
آنے تک آرام کر لینا چاہتا تھا۔ کیونکہ اس نے پروگرام
بنا لیا تھا۔ کہ آج رات وہ بلیو ڈریگن پر بطور سنہری
نقاب بھرپور حملہ کرے گا۔ اس طرح کالا گلاب کو بوکھلا
کر کھل کر باہر آنے پر مجبور کر دے گا۔

بلیو ڈریگن پر حملہ کرنے کی تجویز سوچتے سوچتے
آخرکار وہ نیند کی گہری وادی میں ڈوبتا چلا گیا

اس کے سونے کے تھوڑی دیر بعد قاچار دبے
قدموں اس کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ چند لمحے گہری
نظروں سے شہزاد کو دیکھتا رہا۔ پھر دبے قدموں واپس
چلا گیا۔ اس کے ہونٹوں پر عجیب سی مسکراہٹ پھیلی
ہوئی تھی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
RSPK.PAKSOCIETY.COM PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

آدھی سے زیادہ رات گذر چکی تھی کہ فیصل اور
شہزاد بڑی احتیاط سے کوٹھی کی چھت سے ملحقہ کوٹھی
کی چھت پر چھلانگ لگا کر اتر گئے اور پھر وہ
تیزی سے سمٹے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔
چھت کے اختتام پر نیچے تک لوہے کا ایک
بڑا سا پائپ فٹ تھا جو کہ کوٹھی سے باہر گلی میں
چلا جاتا تھا۔ شہزاد نے پہلے ٹانگیں نیچے لٹکائیں اور
پائپ کے گرد ٹانگوں کو قینچی کی طرح موڑا اور پھر
دونوں ہاتھوں سے وہ پائپ کو پکڑ کر تیزی سے
نیچے کھسکتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ گلی میں اتر کر
اندھیرے میں غائب ہو چکا تھا۔
شہزاد کے نیچے اترتے ہی فیصل بھی اسی انداز
میں نیچے اتر گیا۔ اور چند لمحوں بعد وہ بھی گلی میں

پہنچ گیا۔
"میرے پیچھے آ جاؤ مگر احتیاط سے"۔ شہزاد کی
آواز اندھیرے میں سنائی دی اور فیصل نے جواب میں
سر ہلا دیا اور وہ دونوں دیوار کے ساتھ ساتھ چپکے
ہوئے تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ گلی سے
نکل کر وہ جیسے ہی سڑک پر پہنچے۔ اچانک دور سے
ایک کار کا ہیولا رینگتا ہوا ان کی طرف بڑھا اور پھر
کار ان کے قریب آ کر رک گئی۔
"آؤ"۔ شہزاد نے فیصل سے مخاطب ہو کر کہا اور
وہ دونوں دروازے کھول کر کار میں بیٹھ گئے۔ ان
کے بیٹھتے ہی کار تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اس
کے سٹیرنگ پر ذریولا بیٹھا ہوا تھا۔
"یہ سب کیا چکر ہے آخر"۔ فیصل نے پہلی بار تھوڑے
غصیلے لہجے میں کہا۔ کیونکہ شہزاد نے اسے کوئی تفصیل
نہ بتائی تھی۔ صرف اتنا بتایا تھا کہ مسلم اصفہانی کے
آدمی کوٹھی پر حملہ کرنے ہی والے ہیں۔ اس لئے یہاں
سے فوراً نکل چلو۔ اور فیصل مسلم اصفہانی کا نام سن
کر شہزاد کی ہدایات پر تیزی سے عمل کرنے لگ گیا۔
"چکر بڑا ٹیڑھا ہے۔ اس وقت یہ کار سنہری نقاب

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

تنظیم کو لئے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے۔ ہم بھی سنہری نقاب پوش ہیں اور اب سنہری نقاب کا گلاب سے ٹکرائے گی۔" شہزاد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنہری نقاب۔ کیا مطلب؟" فیصل نے چونکتے ہوئے کہا۔ اور شہزاد نے اسے اپنا منصوبہ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ تو اس کا مطلب ہے، تمہارا واپس جانے کا کوئی پروگرام نہیں ہے؟" فیصل نے قدرے مایوس سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں لیکن ہم ناکام اور مایوس ہو کر واپس نہیں جا سکتا۔ اب جہاں اتنے دن گزارے ہیں، وہاں دو چار روز اور سہی؟" شہزاد نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر شہزاد نے اپنا منصوبہ اسے تفصیل سے بتا دیا۔ اور فیصل نے نجانے کیا سوچ کر سر ہلا دیا۔

کار تیزی سے دوڑتی ہوئی مختلف سڑکوں سے گزر کر ایک بہت بڑی سڑک پر آگئی۔ یہاں رات آدھی

گزرنے کے باوجود رنگینی کا کافی رش تھا دوکانیں کھلی ہوئی تھیں جگہ جگہ ہوٹل اور کیفے تھے جہاں بے تحاشہ لوگوں کا مجمع تھا۔ یہ شہر کی سب سے بڑی سڑک تھی اور اسی سڑک پر بلیو ڈریگن نامی ریستوران تھا۔ جس کے متعلق ڈریکولا تمام تفصیلات حاصل کر کے آیا تھا۔ اس نے ریوالور بھی لا کر شہزاد کو دے دیئے تھے اور وہ دو کی بجائے تین ریوالور لے آیا تھا تاکہ ایک اس کے پاس بھی رہے۔ پھر شہزاد نے اسے کار کا بندوبست کرنے کے لیے بھیج دیا تھا۔ اور وہ خود فیصل کو لے کر کوٹھی سے باہر نکل آیا تھا ان کے باہر پہنچتے ہی ڈریکولا کار لے کر پہنچ گیا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اس نے کہیں قریب سے ہی کار چرائی تھی۔

"اب تیار ہو جاؤ فیصل، سنہری نقاب پوش بڑے ظالم لوگ ہیں۔" شہزاد نے کار کے بلیو ڈریگن ریستوران کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"مجھے بخشو۔ تم اور ڈریکولا ہی ڈاکے ڈالو، میں تو کار میں ہی بیٹھوں گا۔" فیصل نے برا سا منہ بناتے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئے کہا۔

"چلو ایسے ہی سہی۔ تم یہیں کار میں ہی رہو ہم بلیو ڈریگن پر دہشت اور رعب ڈال کر آتے ہیں" شہزاد نے رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔ وہ خود نہیں چاہتا تھا کہ فیصل کی بزدلی کی وجہ سے عین موقع پر کوئی گڑبڑ ہو جائے۔

اور پھر شہزاد اور ڈریکولا کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے بلیو ڈریگن کی طرف چل پڑے لیکن وہ اس کے بڑے دروازے کی طرف جانے کی بجائے پچھلی سمت کی طرف بڑھ رہے تھے۔ کیونکہ ڈریکولا یہ معلومات لے کر آیا تھا کہ بلیو ڈریگن کا مالک پچھلی طرف واقع ایک جوا خانے میں رہتا ہے اور وہیں اس کے غنڈے بھی موجود ہوتے ہیں۔ سامنے کی طرف تو ایک عام سا ریستوران تھا جس میں راہ جاتے لوگ رک کر کچھ کھا پی لیتے تھے۔

عمارت کی پچھلی سمت پہنچ کر وہ ایک لمحے کیلئے رکے۔ پھر شہزاد نے جیب سے سنہرے رنگ کا نقاب نکال کر چہرے پر اوڑھ لیا اور پھر وہ دونوں آگے

چلتے ہوئے عقبی دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔

"اسے توڑ ڈالو" شہزاد نے ڈریکولا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ڈریکولا نے ایک قدم پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری اور اس کی لات اتنی زوردار تھی کہ دروازے کے دونوں پٹ اکھڑ کر اندر جا گرے اور شہزاد اور ڈریکولا دونوں اچھل کر اندر داخل ہو گئے۔

"کون ہو تم" اچانک ایک چیختی ہوئی آواز انہیں سنائی دی۔ اور اسی لمحے سائیں کی آواز سے ایک گولی شہزاد کے کان کے پاس سے گزر کر دیوار میں پیوست ہو گئی۔ دوسرے لمحے ڈریکولا نے اپنے ہاتھ میں تھامے ہوئے ریوالور کا ٹریگر دبا دیا۔ اور ایک دھماکے کے ساتھ ساتھ سامنے سے ایک انسانی چیخ ابھری اور کوئی دھڑام سے زمین پر گر پڑا۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں دوڑتے ہوئے پتلی سی گلی کراس کر کے ایک بڑے ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں بہت سے لوگ جوا کھیلنے میں مصروف تھے۔ اور دیواروں کے ساتھ چار پانچ مسلح غنڈے ہاتھوں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے۔ انہیں شاید خانے میں ہونے والے شور کی وجہ سے دروازہ کھلنے یا گولی چلنے اور مرنے والے کی چیخ سنائی نہیں دی تھی۔ اس لئے وہ سب بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔

شہزاد اور زریکولا نے اندر داخل ہوتے ہی فائر کھول دیا۔ اور ان دونوں نے عقلمندی یہ کی کہ سب سے پہلے مشین گن والے غنڈوں کو ہی نشانہ بنایا۔ اور غنڈے اس سے پہلے کہ کچھ سمجھتے گولیاں کھا کر ڈھیر ہوتے چلے گئے اور زریکولا نے بڑی پھرتی سے چھلانگ لگا کر قریب ہی گرنے والے غنڈے کے ہاتھ سے مشین گن چھین لی۔

"خبردار۔ سب لوگ سامنے دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جائیں۔ ورنہ گولیوں سے بھون دیئے جاؤ گے۔" شہزاد نے چیخ کر کہا۔

اور ہال میں بھگدڑ سی مچ گئی اور پھر لوگ تیزی سے سامنے والی دیوار کے ساتھ سمٹتے چلے گئے اسی لمحے چند لوگوں نے جیبوں سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی مگر زریکولا نے مشین گن کا فائر کھول

دیا۔ اور اس بار دو آدمی چیخیں مارتے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گئے۔ "اب کسی نے کوئی حرکت کی تو ایک کو زندہ نہ چھوڑوں گا۔" زریکولا نے کرخت آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ باقی سب لوگ ساکت ہو گئے۔ جیسے ان کے جسموں میں جان باقی نہ رہی ہو۔

ہال کے ایک کونے میں اندھے شیشے کا ایک کیبن بنا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کیبن میں سے ایک لحیم شحیم شخص باہر نکلا۔ اس کے دونوں پہلوؤں میں ریوالور لٹکے ہوئے تھے۔ اور وہ شراب کے نشے میں دھت نظر آ رہا تھا۔

"کون ہے کس نے ہمارے جوئے خانے میں بدتمیزی کی ہے" اس نے باہر نکل کر نشے سے پر آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہاتھ اٹھا لو ورنہ گولیوں سے بھون ڈالوں گا۔" شہزاد نے اپنا ریوالور اس پر تانتے ہوئے کہا

"اوہ۔ سنہری نقاب پوش۔ تم کون ہو۔ تمہیں معلوم نہیں کہ یہ اڈہ کالے گلاب کا ہے۔ یہاں

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

ٹیڑھی نظر سے دیکھنے والے کی آنکھیں نکال دی جاتی ہیں۔" آنے والے نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔ شہزادہ اور ڈریکولا کو نقابوں میں دیکھ کر اور اپنے غنڈوں کو مرا ہوا دیکھ کر اس کا نشہ ہرن ہو گیا تھا

"ہم سنہری نقاب کے نمائندے ہیں۔ اب اس ملک میں سنہری نقاب کا سکہ چلے گا۔ کالا گلاب تنظیم کو ہم نے ختم کر دینا ہے۔ یہ ہمارا چیلنج ہے۔ تم اپنے باس مسلم اصفہانی تک ہمارا یہ چیلنج پہنچا دو کہ وہ ہماری اطاعت قبول کرنے کا اعلان کر دے ورنہ کل شام تک ہم اس کے دوسرے اڈے پر اسی طرح چھاپہ ماریں گے۔ سمجھے" شہزادہ نے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے ریوالور کی نال کا رخ آنے والوں کی ٹانگوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ اور دوسرے لمحے آنے والا چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر گرتا چلا گیا۔

"آؤ اب نکل چلیں۔ بس اتنا کافی ہے۔" شہزادہ نے ڈریکولا سے کہا۔

اور پھر ڈریکولا اور شہزادہ تیزی سے بھاگتے ہوئے

اس گلی سے نکل کر واپس سڑک پر آ گئے انہوں نے نقاب اتار کر جیب میں ڈال لئے اور دوسرے لمحے وہ کار میں سوار ہو گئے۔ ڈریکولا نے کار تیزی سے آگے بڑھا دی۔

"مار آئے ڈاکہ۔ کتنی رقم لوٹی ہے" فیصل نے بڑے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"ہم کوئی ڈاکہ مارنے تھوڑا گئے تھے۔ ہم تو صرف رعب ڈالنے گئے تھے۔" شہزادہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے کار کوٹھی سے کافی دور چھوڑی اور پیدل اپنی کوٹھی سے ملحقہ کوٹھی کی دیوار تک بڑھتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ اسی راستے سے جس سے وہ باہر نکلے تھے بڑی خاموشی سے واپس اپنی کوٹھی میں پہنچ کر اپنے کمروں تک پہنچ گئے۔ اور کوٹھی میں موجود کسی آدمی کو ان کے جانے اور آنے کی خبر نہ ہو سکی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ اسے بلیو ڈریگن پر کسی نئی تنظیم سنہری نقاب کے حملے کی اطلاع مل چکی تھی۔ اور جب سے یہ اطلاع ملی تھی مسلم اصفہانی کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

"غضب خدا کا۔ اب پاکیشیائی جاسوسوں کے علاوہ عام لوگ بھی کالا گلاب کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ یہ کالا گلاب کی توہین ہے۔ یہ ناقابل برداشت ہے" مسلم اصفہانی نے غصے کی شدت سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور چار آدمی اندر داخل ہوئے۔ یہ کالا گلاب کے مختلف شعبوں کے انچارج تھے۔ اور مسلم اصفہانی نے انہیں ہنگامی میٹنگ کے

...ے مطلب کیا تھا۔

"باس! جو خبر ہم نے سنی ہے کیا وہ درست ہے" ان چاروں نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں اس خبر کی تصدیق ہو چکی ہے کہ بلیو ڈریگن پر ور نقاب پوشوں نے حملہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو سنہری نقاب کے نمائندے بتایا ہے اور انہوں نے وہاں کالا گلاب کو چیلنج کیا ہے اور بڑا ہنگامہ اور قتل و غارت کرنے کے بعد وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں" مسلم اصفہانی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے باس کہ یہ کام انہی پاکیشیائی جاسوسوں کا ہو۔ کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان میں سے ایک کا قد چھوٹا اور ایک کا قد لمبا تھا پاکیشیائی جاسوسوں میں بھی دو لڑکے اور ایک نوجوان شامل ہے۔" ایک آدمی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی سب سے پہلے یہی خیال آیا تھا لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ جاسوس اس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

[illegible] کر
[illegible] ہو کر ہر طرف وہ سب تم تنظیم
[illegible] پر ہاتھ ڈالتے رہیں [illegible] کی
[illegible] ڈوبے۔ دوسرے ممبر نے تجویز پیش
[illegible] کرتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے ہمیں اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ کن طرز عمل تیار کر لینا چاہئے۔ ہمیں دونوں طرف سے کام کرنا چاہئے۔ ان پاکیشیائی جاسوسوں کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے۔ اور اس تنظیم کا بھی خاتمہ ہونا چاہئے ۔۔ اس نے کہا۔

تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ ہم کام آپس میں بانٹ لیں۔ تیسرے نے کہا۔

میری ایک اور تجویز ہے کہ اس کوٹھی پر باہر سے حملہ کرنے کی بجائے اس کوٹھی کے اندر سے ان پاکیشیائی جاسوسوں کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ چوتھے آدمی نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں۔ مسٹر اصفہانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ جہاں تک مجھے اطلاع ملی ہے اس کوٹھی پر سیکرٹ سروس کا پہرہ ہے۔ اور اس کو

وقت جس جگہ موجود ہیں۔ وہ جگہ ہمارے لئے سب سے اور باشاق گروپ اس کی حراست کر رہا ہے۔ میں نے اطمینان سے ہی باشاق سے رابطہ قائم کیا تھا۔ لیکن باشاق نے یقین دلایا ہے کہ اس کوٹھی سے ایک پرندہ تک باہر نہیں نکلا۔ مسٹر اصفہانی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے باشاق کی بات درست ہو لیکن میرا خیال ہے ہمیں شک میں پڑنے کی بجائے کوئی عملی اقدام اٹھانا چاہئے۔ کیوں نہ ہم اس کوٹھی کو سب سے پہلے اڑا دیں تاکہ ایک طرف سے تو تسلی ہو جائے۔" ایک نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

میں نے اس لئے ان پر ہاتھ نہ ڈالا تھا کہ دو چار روز بعد یہ لوگ واپس چلے جائیں گے۔ اس لئے ان سے چھیڑ چھاڑ کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر تم کہتے ہو تو میں یہ بھی کر سکتا ہوں۔" مسٹر اصفہانی نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کالا گلاب کے مقابلے میں کام کرنے والی یہ نئی تنظیم کیا ہے اور یہ کون

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"انچارج قاچار ہے۔" چوتھے آدمی نے کہا۔

"قاچار۔ ارے کیا واقعی وہاں قاچار کو انچارج بنایا گیا ہے۔ پھر تو ہمارا کام بڑی آسانی سے بن جائے گا۔ وہ میرا خاص آدمی ہے۔ گو وہ کالا گلاب سے متعلق نہیں ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اب بھی اگر میں اسے کہوں تو میرا کام کرنے پر تیار ہو جائے گا۔" مسلم اصفہانی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے باس۔ آپ اس سے رابطہ قائم کریں اور ان جاسوسوں کا خاتمہ کر دیں اور ہم اس سنہری نقاب کو تلاش کرتے ہیں۔" باقی ساتھیوں نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن انہیں کس طرح تلاش کرو گے"۔ مسلم اصفہانی نے پوچھا۔

"آپ کے ذہن میں کوئی لائحہ عمل ہے تو بتائیے"۔ ایک نے کہا۔

"سنو۔ تم اپنی ڈیوٹیاں بانٹ لو۔ تمام اڈوں کی مکمل اور بھرپور لیکن خفیہ نگرانی کی جائے تاکہ سنہری نقاب جہاں بھی دوبارہ حملہ کرے۔ اسے پکڑا جا سکے۔ یا ہلاک کیا جا سکے۔ اور اس کے ساتھ

ساتھ زیر زمین دنیا کے سب لوگوں کو ٹٹولا جائے۔ ایسے لوگوں کی آمد بہرحال جرائم پیشہ دنیا کے لوگوں سے چھپی نہیں رہ سکتی"۔ مسلم اصفہانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس ایسا ہی ہو گا۔ کیونکہ سنہری نقاب کے نمائندوں نے بیو ورگین میں یہ اعلان کیا ہے کہ وہ کل شام کسی اور اڈے پر حملہ کریں گے"۔ ان میں سے ایک نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ اپنی کارروائیاں تیز کر دو۔ میں جلد از جلد اس سنہری نقاب تنظیم کا خاتمہ چاہتا ہوں"۔ مسلم اصفہانی نے کہا اور وہ چاروں سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے کمرے سے باہر جانے کے بعد مسلم اصفہانی اٹھا اور اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر باہر میز پر رکھ دیا اور پھر کرسی پر بیٹھ کر وہ اس کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد جب مطلوبہ فریکوئنسی سیٹ ہو گئی تو اس نے بٹن آن کر دیا۔ ٹرانسمیٹر میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"ہیلو۔ ہیلو۔ کالا گلاب ہیڈ کوارٹر کالنگ باشانی۔ اوور" مسلم اصفہانی یہی فقرے بار بار دہراتا چلا گیا۔

"یس۔ باشانی بول رہا ہوں جناب۔ اوور" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"باشانی۔ نگرانی کی کیا صورت حال ہے۔ اوور" مسلم اصفہانی نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے باس۔ ہم نے کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ ویسے سیکرٹ سروس کے ارکان بھی پہرہ دے رہے ہیں۔ لیکن ہمیں وہ بھی چیک نہیں کر سکے۔ اوور" باشانی نے جواب دیا۔

"اچھا سنو۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کوٹھی کا انچارج قاچار ہے۔ میں قاچار سے فوری طور پر ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ اوور" مسلم اصفہانی نے کہا۔

"قاچار سے۔ مگر باس اس سے اس وقت رابطہ قائم ہونا مشکل ہے۔ ہاں البتہ کوشش کی جا سکتی ہے۔ اوور" باشانی نے الجھے ہوئے

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے ابھی ملاقات کرنی ہے۔ کوئی راستہ نکالو۔ اوور" مسلم اصفہانی نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایک ہی صورت ہے۔ آپ براہ راست اس سے فون پہ بات کر لیں۔ اس طرح ہم بھی سامنے نہ آئیں گے۔ اوور" باشانی نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا۔

"ارے ہاں۔ مجھے تو اس بات کا خیال تک نہ آیا تھا۔ بہت خوب۔ بالکل سیدھا سا راستہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ میں ٹیلیفون پر اس سے بات کرتا ہوں۔ اوور" مسلم اصفہانی نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو نمبر تو معلوم ہو ہی جائے گا۔ اوور" باشانی نے کہا۔

"میں ایکسچینج سے معلوم کر لوں گا۔ تبریز کالونی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ ہی ہے نا۔ اوور" مسلم اصفہانی نے کہا۔

"یس باس۔ یہی پتہ ہے۔ اوور" باشانی نے

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"او کے۔ اوور اینڈ آل" مسلم اصفہانی نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا
اور اسے واپس الماری میں رکھ دیا۔ اور میز پر پڑے
ہوئے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھسکا لیا
ریسیور اٹھا کر اس نے سب سے پہلے انکوائری
کے نمبر ملائے اور پھر انکوائری کلرک سے اس نے
ترتیجے کالونی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ میں موجود ٹیلیفون کے
نمبر معلوم کئے۔
چند لمحوں بعد وہ کوٹھی کے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔ نمبر
ملنے کے بعد کافی دیر تک تو گھنٹی بجتی رہی۔ پھر دوسری
طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔
"ہیلو" دوسری طرف سے نیند بھری ایک آواز
سنائی دی۔
"کون بول رہا ہے" مسلم اصفہانی نے لہجہ بدل
کر سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"آپ کون بول رہے ہیں" دوسری طرف سے
بھی لہجہ سخت ہو گیا۔
"میں چیف آف سیکرٹ سروس بول رہا ہے

[illegible] ان ہو" مسلم اصفہانی نے بڑے تحکمانہ لہجے میں
[illegible] دیتے ہوئے کہا۔
"[illegible] جی جناب میں سیکرٹ سروس کا ممبر ہوں جی
[illegible] جناب" دوسری طرف سے بولنے والے نے ہکلاتے
[illegible] ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے
[illegible] نام نہ بتایا۔
"قاپار کہاں ہے" مسلم اصفہانی نے اسی طرح
رعب دار لہجے میں پوچھا۔
"وہ موجود ہیں جناب" دوسری طرف سے جواب
دیا گیا۔
"اسے فون پر بلاؤ جلدی" مسلم اصفہانی نے
کہا۔
"بہتر جناب۔ آپ ہولڈ کیجئے" بولنے والے نے
کہا اور مسلم اصفہانی مسکرا دیا
چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز
گونجی۔
"ہیلو۔ قاپار بول رہا ہوں جناب" قاپار کا
لہجہ مؤدبانہ تھا۔
"قاپار۔ تمہارے قریب اور کون موجود ہے؟"

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مسلم اصفہانی نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔
"کوئی نہیں ہے۔ کیوں؟" قاچار نے جواب دیا
"تو سنو قاچار۔ میں مسلم اصفہانی بول رہا ہوں"
مسلم اصفہانی نے اس بار اپنے اصل لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ اصفہانی صاحب آپ۔" قاچار نے حیرت
بھرے لہجے میں جواب دیا۔
"سنو قاچار۔ تم میرے قریبی دوست ہو۔ اگر
تم میرا ایک کام کر دو تو میں تمہیں ہیرے
جواہرات میں تول دوں گا" مسلم اصفہانی نے
اس کی لالچی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا۔
"اوہ ایسا کون سا کام ہے جناب۔ آپ حکم
فرمائیں۔" قاچار نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔
"سنو۔ اس وقت پاکیشیائی جاسوس تمہاری تحویل
میں ہیں میں چاہتا ہوں انہیں ہلاک کر دیا جائے
اور ان کی لاشیں مجھ تک پہنچا دی جائیں اس کے
بدلے میں تم جو مانگو گے مل جائے گا" مسلم
اصفہانی نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کہا۔
"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ آپ جانتے ہیں

اعظم کے خصوصی حکم پر یہاں رکھا گیا ہے
اور مجھے خصوصی طور پر نگرانی کرنے کے لئے کہا
گیا ہے اگر انہیں کچھ ہوا تو میں براہ راست ملوث
ہو جاؤں گا۔ ایسی صورت میں دولت مجھے کیا فائدہ
پہنچا سکتی ہے" قاچار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"اس کا بھی حل نکالا جا سکتا ہے" مسلم اصفہانی
نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔
"مثلاً کیا حل نکالا جا سکتا ہے" قاچار نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ایک تو یہ کہ میرے آدمی کوٹھی پر حملہ کر دیں
یہ حملہ ڈرامہ ہو گا۔ تمہارے ایک دو آدمیوں کو
معمولی زخمی کیا جائے گا۔ اور تم خود ہی ان دونوں
کو ہلاک کر دو۔ اس طرح تم پر کوئی حرف نہیں
آئے گا" مسلم اصفہانی نے کہا۔
"نہیں جناب۔ یہ صورت ناممکن ہے کیونکہ جو
دستہ اس وقت پہرے پر ہے وہ انتہائی خطرناک
اور ماہر لڑاکا افراد کا ہے وہ ڈٹ کر مقابلہ کریں
گے اور اگر انہیں ذرا بھی شک ہو گیا تو تمام
بات بگڑ جائے گی" قاچار نے اس تجویز

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کو رد کرتے ہوئے کہا۔

"تو ایک اور صورت ہو سکتی ہے۔ میں دو لڑکے اور ایک آدمی انہی کے قد و قامت کے تمہارے پاس خفیہ طور پر بھیج دیتا ہوں۔ تم ان پر پاکستانی جاسوسوں کا میک اپ کر کے انہیں کوٹھی میں رکھ لو۔ یہ آدمی میرے سکھائے ہوئے ہوں گے۔ اور آسانی سے ان پاکستانی جاسوسوں کا کردار ادا کر لیں گے۔ اور تم ان پاکستانی جاسوسوں کو بیہوش کر کے خفیہ طور پر میرے حوالے کر دو۔ جب میرے آدمی ان پاکستانی جاسوسوں کے روپ میں ملک سے باہر چلے جائیں گے۔ تو تمہاری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ اور وزیر اعظم بھی مطمئن ہو جائیں گے۔" مسلم اصفہانی نے ایک اور تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ترکیب قابل عمل ہو سکتی ہے۔ مگر مجھے اس کے بدلے میں کیا ملے گا۔" قاچار نے اس تجویز پر رضا مند ہوتے ہوئے کہا۔

"جو تم مانگو۔" مسلم اصفہانی نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

سکتے ہیں۔"

... مجھے پچاس لاکھ ریال دے ...

... نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

... پچاس لاکھ ریال۔ یہ تو بہت زیادہ رقم ہے۔"

مسلم اصفہانی نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

... اس سے کم پر سودا نہیں ہو سکتا۔ ہاں یا ... میں جواب دیں۔" قاچار نے ضد کرتے ہوئے

کہا

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ ان جاسوسوں کو میرے حوالے کر دو اور پچاس لاکھ ریال مجھ سے وصول کر لو۔" مسلم اصفہانی نے آخر کار رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر سودا پکا۔ اب بتائیے۔" قاچار نے بھی مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کیا تم ان لوگوں کو فوری طور پر بیہوش کر سکتے ہو۔" مسلم اصفہانی نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ سو رہے ہیں۔ میں انہیں سوتے ہوئے انجکشن لگا کر آسانی سے بیہوش کر سکتا ہوں۔" قاچار نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے۔ تم انہیں بیہوش کر کے

www.paksociety.com
www.paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

مجھے فون کر دو۔ میں اتنی دیر میں ان کی جگہ پر بھیجے جانے والوں کو منتخب کر لوں گا۔ پھر تم ان پاکیشیائی جاسوسوں کو اپنی کار میں ڈال کر کوٹھی سے باہر لے آؤ اور جس جگہ تم کہو، تبادلہ کر لیا جائے گا اور تمہیں رقم بھی مل جائے گی۔" مسلم اصفہانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں دو گھنٹے بعد آپ کو فون کروں گا۔ نمبر بتا دیں" قاچار نے کہا۔

"میں خود تمہیں دو گھنٹے بعد ٹیلیفون کر لوں گا"

"اوکے۔ میں دو گھنٹے بعد آپ کے فون کا انتظار کروں گا۔" قاچار نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مگر کام پوری راز داری سے ہونا چاہیئے۔ گڈ لک" مسلم اصفہانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا آبشار بہنے لگا تھا۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ ان پاکیشیائی جاسوسوں کے خاتمہ میں ہرصورت میں کامیاب ہو جائے گا۔

قاچار نے ٹیلیفون کا رسیور رکھا تو اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔ فطری طور پر وہ بے حد لالچی طبیعت کا آدمی تھا اور پیسہ حاصل کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا۔ وہ پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ ان پاکیشیائی لڑکوں کے بدلے اگر کہیں سے کوئی رقم مل سکے تو وہ ضرور حاصل کرے گا اور اب تو اسے اس کا موقع بھی مل گیا تھا۔ لیکن لالچی طبیعت ہونے کے ساتھ ساتھ وہ محتاط بھی رہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر اس نے اس طرح ان پاکیشیائی جاسوسوں کو مسلم اصفہانی کے قبضے میں دے دیا تو وزیر اعظم اس کی بوٹیاں اڑا کر رکھ دیں گے اور یہ بات ابھی وہ جانتا تھا کہ ان پاکیشیائی جاسوسوں

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

کے بدلے جو لڑکے آنے والے ہیں وہ وزیر اعظم کے ایک سوال کا جواب بھی نہ دے سکیں گے۔ اس لئے اس نے ٹیلیفون بند کرنے کے بعد ایک اور منصوبے پر غور کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحے بیکار بیٹھا سوچتا رہا پھر اٹھ کر وہ فیصل اور شہزاد کے کمروں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ان تینوں کے کمروں میں جھانک کر دیکھا وہ تینوں گہری نیند سوئے ہوئے تھے۔

قاچار چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر وہ تیزی سے واپس مڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے قدم بہت تیز تیز اٹھ رہے تھے۔ اپنے کمرے میں پہنچ کر اس نے ایک الماری کھولی اور پھر اس میں رکھا ہوا بیگ نکال کر کمرے کے درمیان میں موجود میز پر رکھ کر اسے کھولنے لگا۔

اس نے بیگ میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اسے جیب میں منتقل کیا اور بیگ کو دوبارہ بند کر کے الماری میں رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ فیصل اور شہزاد کے کمروں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سب سے پہلے ڈریکولا کے کمرے کے

دروازے پر رکا اور اس نے جیب سے وہی باکس نکال کر اسے کھولا۔ اس میں سے اس نے ایک لمبی سی نال والا پمپ باہر نکالا جس کے پیچھے ربڑ کا پمپ سا لگا ہوا تھا۔ نال کے آخری سرے کے نیچے ایک چھوٹی سی مشکی سی بنی ہوئی تھی۔ جس میں سبز رنگ کا محلول سا بھرا ہوا تھا۔ اس نے نال کا آخری پنسل نما بڑا کمرے کے تالے کے سوراخ میں ڈالا اور پھر تیزی سے ربڑ کے پمپ کو دبانے لگا۔ مشکی میں سے سبز رنگ کا دھواں سا نکل کر نال میں سے ہوتا ہوا کمرے میں پھیلتا چلا گیا۔ پھر یہی عمل اس نے فیصل اور شہزاد کے کمروں میں بھی دوہرایا۔ اس کے بعد اس نے پمپ کو دوبارہ باکس میں رکھا۔ اور اس میں رکھی ہوئی ایک سرنج باہر نکالی۔ ساتھ ہی ایک چھوٹی سی شیشی بھی اس نے باہر نکالی۔

باکس کو جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ ڈریکولا کے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا۔ اس نے ہینڈل دبا کر دروازہ کھول دیا اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ کمرے میں پھیلا

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY
www.paksociety.com
www.paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM

ہوئی تیز بو والی گیس دروازہ کھلتے ہی تیزی سے باہر نکلتی چلی گئی۔ جب ماحول صاف ہو گیا تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بستر پر لیٹے ہوئے ڈریکولا کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اس نے ڈریکولا کے بازو کو زور سے جھنجھوڑا لیکن ڈریکولا گیس کے اثر کی وجہ سے بیہوش پڑا ہوا تھا قاچار نے تسلی کرنے کے بعد مسکراتے ہوئے شیشی میں سے سیال سرنج میں منتقل کیا اور پھر اسے بڑے اطمینان سے ڈریکولا کے بازو میں انجکٹ کر دیا۔

"اب یہ کم از کم تین گھنٹے تک ہوش میں نہ آ سکے گا۔" قاچار نے مسرت بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہاں سے چل کر اس نے یہی کارروائی فیصل اور شہزاد کے ساتھ بھی دوہرا دی۔ اب اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

باکس کو جیب میں ڈال کر وہ سیدھا ٹیلیفون والے کمرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا

"یس۔ پی۔ اے سپیکنگ" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی

"میں قاچار بول رہا ہوں نمبر تھری۔ سیکرٹ سروس کے چیف ہامانی سے بات کراؤ۔" قاچار نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر جناب۔ ایک منٹ ہولڈ کیجئے۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور قاچار رسیور تھامے خاموش کھڑا رہا

"یس۔ ہامانی بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کرخت سی آواز گونجی۔

"باس۔ میں قاچار بول رہا ہوں" قاچار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے قاچار۔ کیا کوٹھی میں گڑبڑ ہو گئی ہے۔" سیکرٹ سروس کے چیف ہامانی نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ہوئی تو نہیں جناب البتہ ہو سکتی ہے۔" قاچار نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کھل کر بات کرو۔ کیا بات ہے" ہامانی نے سخت لہجے میں کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"جناب ابھی ابھی سابق چیف آف سیکرٹ سروس اور اب کالا گلاب کے سربراہ مسلم اصفہانی کا ٹیلیفون آیا تھا۔" قاپار نے بات کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"مسلم اصفہانی کا ٹیلیفون اور تمہارے پاس۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔" ہامان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب مسلم اصفہانی نے پہلے تو مجھے دھمکیاں دیں کہ کالا گلاب کوٹھی کو بموں سے اڑا دے گا لیکن جب میں اس کی دھمکیوں میں نہ آیا تو اس نے مجھے سودے کی پیشکش کی۔ اس نے کہا اگر میں اس سے تعاون کروں تو وہ مجھے ایک ہزار ریال دے گا۔ اور وہ سودا یہ کہ میں پاکیشیائی جاسوسوں کو اس کے حوالے کر دوں۔ جس پر میں نے کہا کہ میں وزیر اعظم کو کیا جواب دوں گا تو اس نے کہا کہ وہ آپ کو ان تینوں پاکیشیائی جاسوسوں کے قد و قامت اور انہی کے میک اپ میں دو لڑکے اور ایک آدمی بھیج دے گا۔ جسے وزیر اعظم سے ملا کر ملک سے باہر بھجوا دیا جائے۔ اس طرح وزیر اعظم صاحب بھی مطمئن ہو جائیں گے اور اس کا کام بھی ہو جائے گا۔ میں

نے سوچ کر ہامی بھر لی کہ کم از کم اس طرح ہمیں یہ موقع مل رہا ہے کہ ہم مسلم اصفہانی پر ہاتھ ڈال سکیں گے۔" قاپار نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

کہ جس طرح ہاتھ ڈال سکیں گے۔" قاپار نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"وہ اس طرح جناب کہ میں ان پاکیشیائی جاسوسوں کو ایک خاص مقام پر مسلم اصفہانی یا اس کے آدمی کے حوالے کر دوں گا۔ آپ وہاں سیکرٹ سروس کو پہرہ لگا دیں گے۔ جب وہ انہیں لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچیں تو سیکرٹ سروس والے حملہ کر کے کالا گلاب کے ہیڈ کوارٹر پر بھی قبضہ کر لیں اور مسلم اصفہانی کو بھی گرفتار کر لے اور ان پاکیشیائی جاسوسوں کو چھڑا لیا جائے۔ یہ پاکیشیائی جاسوس چونکہ بے ہوش ہوں گے۔ اس لئے انہیں اس ساری کارروائی کا پتہ بھی نہ چل سکے گا اور ہم وزیر اعظم کے سامنے سرخرو ہو جائیں گے کہ کالا گلاب جس کا خاتمہ کوئی نہ کر سکا وہ ہم نے کر دیا۔" قاپار نے ہامان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"گڈ۔ ویری گڈ۔ تمہاری یہ تجویز مجھے بے حد پسند آئی ہے۔ تم کب ان پاکستانی جاسوسوں کو مسلم اصفہانی کے حوالے کر رہے ہو" ہامانی نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"دو گھنٹے بعد مسلم اصفہانی کا فون آئے گا۔ وہ اس وقت جگہ بتائے گا۔ پھر میں چلنے سے پہلے آپ کو مطلع کر دوں گا۔ ویسے میں نے ان پاکستانی جاسوسوں کو بیہوش کر دیا ہے تاکہ یہ کارروائی میں رکاوٹ نہ بنیں۔" قاچار نے جواب دیا۔

"بہت اچھا کیا۔ ٹھیک ہے۔ میں سیکرٹ سروس کا ہنگامی دستہ تیار کرتا ہوں جیسے ہی تمہاری طرف سے اطلاع ملی میں انہیں وہاں روانہ کر دوں گا۔" ہامانی نے جواب دیا۔

"بہتر جناب ــــ آپ اب میرے ٹیلیفون کا انتظار کیجئے گا۔" قاچار نے جواب دیا۔ اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھنے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

اس کے چہرے پر گہری مسرت کے آثار نمایاں تھے۔ اس نے اپنا بچاؤ بھی کر لیا تھا اور ساتھ

وہاں بھی کما لیے تھے۔ اس نے جان بوجھ کر ہامانی کو ایک ہزار ریال بتائے تھے کہ اگر یہ رقم سیکرٹ سروس کو دینی بھی پڑی تو ایک ہزار ریال ہی جائیں گے اور اب وہ بڑی بے چینی سے مسلم اصفہانی کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔

اس نے اپنے ایک خاص آدمی کو بلا کر اسے کار تیار رکھنے کے لیے کہا۔

اور پھر تقریباً دو گھنٹے بعد مسلم اصفہانی کا فون آگیا۔ اس نے قاچار کو بتایا کہ وہ پاکستانی جاسوسوں کو کار میں ڈال کر انصاف چوک پر پہنچ جائے۔ یہاں جاسوسوں کے تبادلے کے ساتھ ساتھ اسے رقم بھی دے دی جائے گی" قاچار نے حامی بھری اور پھر اس نے رسیور رکھتے ہی ہامانی کو فون کر کے انصاف چوک کی بابت بتا دیا۔ اور ہامانی نے اسے بے فکر ہو جانے کا کہہ دیا۔

چنانچہ قاچار فیصل شہزاد اور ذریکولا کو بیہوشی کے عالم میں کار میں ڈال کر کوٹھی سے نکلا اور سیدھا انصاف چوک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کا رواں رواں خوشی سے ناچ رہا تھا۔ اسے بچاس

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

لاکھ ریال کی بھاری رقم آنکھوں کے سامنے ناچتی نظر آ رہی تھی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ انصاف چوک پر پہنچ گیا۔ یہ چوک بالکل سنسان پڑا ہوا تھا۔ جیسے ہی قاچار نے اپنی کار وہاں جا کر روکی۔ اندھیرے میں سے پانچ چھ افراد تیزی سے اس کی کار کی طرف لپکے۔

"لے آئے ہو تم جاسوسوں کو" آنے والوں میں سے ایک نے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہاں یہ پڑے ہیں چیک کر لو مگر رقم" قاچار نے سخت لہجے میں کہا اور آنے والوں نے ٹارچ جلا کر غور سے فیصل شہزاد اور ڈریکولا کے چہرے دیکھے۔ جیب سے ایک کیمیکل نکال کر اسے تینوں کے چہروں پر ملا جب اس کی تسلی ہو گئی تو اس نے اپنے پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور اس آدمی نے اپنے اوور کوٹ کے اندر سے نوٹوں کی ایک بڑی سی گڈی نکال کر اس انچارج کے ہاتھ میں تھما دی جسے اس نے قاچار کی طرف بڑھا دیا۔ قاچار نے نوٹوں کی اس گڈی کو پھڑ پھڑا کر دیکھا اور کار کی لائٹ میں

دیکھنے کے بعد غور سے
آگے پیچھے منتقل کرتے ہوئے۔ اس نے کہا۔
ٹھیک ہے انہیں لے جاؤ اور سنو۔ اب ان کی حفاظت تمہارے ذمے ہے اور ان کے بدلے میں جو لوگ آئے تھے وہ کہاں ہیں؟ قاچار نے کہا۔

"ابھی آ جاتے ہیں۔ وہ بھی بیہوش ہیں"۔ انچارج نے کہا۔

اور پھر اس کے اشارے پر اس کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی نے پھرتی سے کار کا پچھلا دروازہ کھولا اور فیصل شہزاد اور ڈریکولا کو کار سے باہر گھسیٹ کر انہوں نے انہیں کاندھے پر لادا اور تیزی سے اندھیرے میں بھاگتے چلے گئے۔

قاچار بڑی بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر دیکھتا رہا۔ پھر چند لمحوں بعد وہی آدمی واپس آئے تو ان کے کاندھوں پر فیصل شہزاد اور ڈریکولا لدے ہوئے تھے۔ انہوں نے انہیں پچھلی سیٹ پر لٹا دیا۔ اور قاچار کو سلام کر کے وہ تیزی سے واپس ہوتے چلے گئے۔

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

قاچار جانتا تھا کہ یہ پاکیشائی جاسوسوں کے میک اپ میں کالا کوب کے آدمی ہیں۔ اس لیے ان کے اندر گھستے ہی اس نے تیزی سے کار آگے بڑھا دی اور پھر چوک سے مڑتا ہوا وہ واپس اپنی کوٹھی کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

پچاس لاکھ ڈیال کی خطیر رقم اس کی جیب میں تھی۔ اور اس کے لیے کوئی خطرہ نہ تھا۔ کوٹھی پہنچ کر اس نے کار گیراج میں روکی اور نقلی جاسوسوں کو اٹھوا کر اس نے دوبارہ انہیں ان کے کمروں میں موجود بستروں پر لٹا دیا۔ اور خود وہ بھاگتا ہوا ٹیلیفون کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اب اسے ہامانی کی طرف سے ٹیلیفون کا انتظار تھا۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ کیا مسلم اصفہانی پکڑا گیا ہے یا نہیں۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور قاچار نے تیزی سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ قاچار بول رہا ہوں" قاچار نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہامانی بول رہا ہوں قاچار۔ غضب ہو گیا۔ مسلم اصفہانی کے آدمی سیکرٹ سروس کو دھوکا دے کر

[نکلنے] میں کامیاب ہوتے ہیں۔ ہم ان کا منہ [دیکھتے رہ گئے] ہیں۔ اب کیا ہو گا" ہامانی سخت گھبرایا [ہوا] تھا۔

"[یہ تو] بہت برا ہوا۔ مگر یہ ہوا کیسے" قاچار نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"دراصل مسلم اصفہانی نے ہمارے ساتھ زبردست [دھوکا] کیا ہے۔ اسے شاید پہلے سے اندازہ تھا کہ شاید ہم ایسی حرکت کر گزریں۔ اس لیے اس نے ایک عجیب چال چلی۔ اس کے آدمی پاکیشائی جاسوسوں کو لے کر ایک عمارت میں گھس گئے۔ اور ہمارے آدمیوں نے اس عمارت کے گرد گھیرا ڈال لیا مگر ہمیں معلوم نہ تھا کہ اس عمارت سے ایک خفیہ سرنگ دور جا نکلتی ہے۔ چنانچہ جب ہم نے اس عمارت پر چھاپہ مارا تو عمارت خالی ملی۔ اور وہ اس سرنگ کے راستے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔" ہامانی نے بتایا۔

"اس کا مطلب ہے ہمارا داؤ ناکام ہو گیا اور ہم پاکیشائی جاسوسوں کو بھی ہاتھ سے دے بیٹھے۔ اب اعظم کو کیا جواب دیا جائے گا۔" قاچار

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

نے کہا۔

"سنو اب ایک ہی صورت ہے کہ تم نقلی جاسوسوں کو گولی مار کر ہلاک کر دو۔ صبح ان کی لاشیں وزیر اعظم کو پہنچا دی جائیں گی۔ اور یہ کہا جائے گا کہ رات کالا گلاب نے کوٹھی پر حملہ کر دیا تھا اور وہ انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اس طرح وہ لاشیں دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے اور ہماری جان چھوٹ جائے گی۔" ہامالی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب ایسا ہی ہو گا۔" قاچار نے کہا اور پھر ہامالی نے مزید ہدایات دینے کے بعد سلسلہ ختم کر دیا۔

قاچار نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور کریڈل پر رکھا ہی تھا کہ گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ اور قاچار نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"قاچار بول رہا ہوں۔" قاچار نے کہا۔

"مسلم اصفہانی بول رہا ہوں۔ بہت بہت شکریہ پاکیشیائی جاسوس میرے پاس پہنچ گئے ہیں اور اب میں انہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ عبرت ناک

موت۔" مسلم اصفہانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

قاچار ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا لیکن ظاہر ہے اب وہ کچھ نہ کر سکتا تھا۔

ختم شد

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

WWW.PAKSOCIETY.COM

"کالا گلاب" سلسلے کی آخری کہانی

کالا گلاب کی تباہی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کیا وہ اپنے فریب میں کامیاب رہے یا ——؟

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

انگو بانگو کے دلچسپ اور قہقہہ آمیز کارنامے

انگو بانگو شیروں کی وادی میں

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کیا انگو بانگو شہزادی سے شادی کرنے پر تیار ہو گئے؟

انتہائی دلچسپ، قہقہہ آمیز اور حیرت انگیز کہانی

شائع ہو گئی ہے

آج ہی اپنے قریبی بک سٹال سے حاصل کریں

یوسف ... پاک گیٹ ملتان

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY